ٹوتھ پیسٹ اور مسواک





تصنیف

ملک التحریر مناظر اسلام حضرت علامہ مفتی حافظ

محمد فیض احمد اویسی رضوی صاحب

مدظلہ العالی (بہاولپور)

باہتمام

جناب علامہ عطاء الرسول اویسی صاحب

ناشر . قط [illegible] شرز

نام کتاب ـــــــ لوٹھا اور مسواک
مصنف و محقق ـــــــ علامہ مفتی فیض احمد اویسی مدظلہ العالی
اشاعت اول ـــــــ ۸ جمادی الثانی ۱۴۲۰ھ ۱۹۹۹ء
کمپوزر ـــــــ سید نصرت علی
ناشر ـــــــ قطب مدینہ پبلشرز۔ کراچی
قیمت ـــــــ 16 روپے

ملنے کا پتہ

۱۔ضیاء الدین پبلشرز، شہید مسجد، کھارادر کراچی
۲۔مکتبۂ رضویہ گاڑی احاطہ آرام باغ کراچی۔
۳۔مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی نمبر ا کراچی۔
۴۔مکتبہ العصری چھوٹی گٹی حیدر آباد، کراچی۔
۵۔مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ، ہوم اسٹیڈیم حیدر آباد، سندھ۔
۶۔مکتبہ اویسیہ رضویہ، سیرانی روڈ، بہاولپور۔
۷۔قادری کتب خانہ ۹۰ سیٹھی پلازہ چوک علامہ اقبال سیالکوٹ۔
۸۔مکتبہ ضیائیہ بوہر بازار، راولپنڈی۔
۹۔مکتبہ کنزالایمان قوت الاسلام لیاقت آباد، کراچی۔

فہرست و مضامین

پیش لفظ

مسواک جدید ترین تحقیقات کی روشنی میں

حیرت انگیز انکشاف ہے کہ جدید ترین ریسرچ نے مسواک کو ہر طرح کے تجارتی پیسٹوں پر برتری دے دی ہے اور اب مشرکین یورپ بھی اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ لکڑی کا ایک ٹکڑا دانتوں اور مسوڑھوں کو ان جراثیم کی بھی جان بخشی نہیں کرتا جن کو کسی بھی ٹوتھ پیسٹ یا ٹوتھ برش کے ذریعے صاف نہیں کیا جاسکتا۔ مگر دہران پڑ دلیم اینڈ مزل یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر جیمس میکومبر کے اس حیرت انگیز انکشاف سے زیادہ حیرت انگیز حقیقت یہ ہے کہ مسلم معاشرہ کے آداب میں مسواک کو جو اہمیت حاصل ہے وہ کسی ریسرچ ورک کے بغیر حاصل ہے اور اس کی بنیاد نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا نمونہ عمل اور آپ کی وہ تاکیدیں ہیں جو آپ نے امت کو مسواک کے استعمال کے سلسلے میں کی ہیں۔ ایک متفق علیہ حدیث میں بتایا گیا ہے کہ نبی آخری الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ آپ جب سو کر اٹھتے تو مسواک سے اپنے دانت اور مسوڑھے صاف کرتے۔ اس حدیث کے الفاظ میں "صبح کا وقت" شامل نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ آپ جب بھی سو کر اٹھتے مسواک سے دانت اور مسوڑھے صاف کرتے تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وضو کا پانی اور مسواک تیار رکھتے تھے جس وقت بھی خدا کا حکم ہوتا آپ اٹھ بیٹھتے اور مسواک کرتے پھر وضو کر کے نماز ادا کرتے۔ (مسلم) آپ کے ان دو اعلیٰ نمونوں کے ساتھ ساتھ تین ارشادات بھی ملاحظہ ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں تم لوگوں کو مسواک کرنے کے بارے میں بہت تاکید کر چکا ہوں۔ (بخاری) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسواک کرو۔ اس سے منہ کی صفائی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ (نسائی) ایک دفعہ آپ کی خدمت میں کچھ مسلمان

حاضر ہوئے۔ ان کے دانت صاف نہ ہونے کے سبب پیلے ہو رہے تھے۔ آپ کی نظر پڑی تو فرمایا تمہارے دانت پیلے کیوں نظر آ رہے ہیں؟ مسواک کیا کرو (مسند احمد) اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر میں اپنی امت کے لیے شاق نہ سمجھتا تو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا (ابو داؤد) تاہم یہی وہ ارشاد گرامی ہے جس کی بنیاد پر امت کے ایک عابد و زاہد گروہ کا ہر نماز کے وقت مسواک کرنا آج بھی شعار ہے۔ مسواک ان حضرات کی جیبوں میں اس طرح موجود ہوتی ہے جس طرح جیبوں میں پیسے رکھے جاتے ہیں یا قلم اور چونکہ یہ حضرات نماز کے پابند ہوتے ہیں لہٰذا ہر وضو کے وقت مسواک سے دانت صاف کرنا ان کے لئے بہت آسان کام ہے اس عمل سے بڑی پابندی وقت کے ساتھ دانتوں اور مسوڑھوں کی صفائی ہوتی ہے۔

''دی مسواک اینڈ ڈینٹل کیئر'' کے نام سے حال ہی میں ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس کا ذکر راولپنڈی سے ہومیوپیتھک پر شائع ہونے والے ایک ماہنامہ ''کمال'' کے ایک مضمون نگار ملک محمد ارشاد نے کیا ہے۔ افسوس ہے کہ اس کتاب کا مقام اشاعت وغیرہ مذکورہ مضمون میں نہیں۔ ملک محمد ارشاد بتاتے ہیں کہ ''دی مسواک اینڈ ڈینٹل کیئر'' ڈاکٹر عبداللہ اے السید نے لکھی وہ دندان ساز ہیں اور دمام میں ۲۷ سال تک دندان ساز کی حیثیت سے پریکٹس کرنے کے بعد حال ہی میں ریٹائرڈ ہوئے ہیں انہوں نے دس سال قبل طبی محققین کو ریاض، دمشق اور جرمنی میں تعلیم دینا شروع کی۔ ان محققین نے مسواک کے مسلسل دوائی تجزیہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا کہ مسواک میں قدرتی اجزاء موجود ہیں جو دانتوں اور مسوڑھوں کی نہ صرف صفائی بلکہ ان کی مضبوطی کے لئے بھی نہایت ضروری ہیں۔ مسواک کا پہلا فائدہ یہ ہے کہ وہ ایک قدرتی جراثیم کش ٹوتھ پیسٹ ہے جو منہ کو صاف رکھنے کے ساتھ ساتھ سانس کو خوشگوار رکھتا ہے۔ اس کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اسے استعمال کرنے سے پہلے صاف کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی کوئی ٹوتھ پیسٹ لگانے کی ضرورت ہے کیوں کہ اس میں ٹینک ایسڈ اور سوڈیم کاربونیٹ قدرتی طور پر

موجود ہیں۔

مسواک دراصل یہ ایک مختصر لکڑی ہے جو موٹائی میں شہادت کی انگلی یا چھنگلیا کے مساوی ہوتی ہے۔ اس لکڑی کو پہلے پہل استعمال کرنے سے قبل اس کے [illegible] کو پانی میں ڈبو کر چھوڑ دیتے ہیں سرا پانی میں بھیگ کر نرم ہو جاتا ہے پھر دانتوں سے چبا کر اسے برش بنا لیتے ہیں اس برش کے ریشے کسی بھی مصنوعی ٹوتھ برش سے کہیں زیادہ نرم ہوتے ہیں مسواک کی ایک خوبی یہ ہے کہ اسے ہر وقت ساتھ رکھا جا سکتا ہے اور کسی بھی وقت استعمال کیا جا سکتا ہے جب کہ مصنوعی ٹوتھ برش اور ٹوتھ پیسٹ رکھنے اور استعمال کرنے کے سلسلے میں جو اہتمام کرنا پڑتا ہے اس کی وجہ سے اسے ہر جگہ ہر وقت استعمال نہیں کیا جا سکتا اصلاً مسواک پیلو کی لکڑی سے تیار کی جاتی ہے۔ اسی لیے پیلو کے درخت کو "ٹوتھ برش ٹری" بھی کہتے ہیں اور غالباً پاکستان میں بھی موجود ہے کیونکہ پیلو والی مسواک کراچی اور دیگر شہروں میں بھی دستیاب ہے۔

مسواک کے طور پر استعمال کرنے کے لئے پیلو کی لکڑی کو پندرہ سے تیس سینٹی میٹر تک کی لمبائی میں کاٹ لیا جاتا ہے کیونکہ اتنی لمبی لکڑی ہی ہاتھ میں بہ آسانی پکڑی جا سکتی ہے۔ البتہ یہ لکڑی چمڑے کے رنگ کی مانند ہونی چاہیے۔ گہرے زرد رنگ کی لکڑی کا مطلب یہ ہے کہ وہ اتنی تازہ نہیں جتنی کہ چاہیے۔ مسواک کا درخت یعنی پیلو چونکہ دنیائے اسلام میں ہر جگہ نہیں پایا جاتا لہذا انہی ملکوں میں بعض دوسرے درختوں کی لکڑیاں بھی مسواک کے طور پر استعمال کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر مراکش کے باشندے بلوط کے درخت کی چھال استعمال کرتے ہیں اس میں شک نہیں اس سے دانت خوب صاف ہوتے ہیں مگر اس کے استعمال سے زبان پر ہلکی سی جلن ہونے لگتی ہے غالباً یہی چھال ہے جو پاکستان میں بھی دستیاب ہے اور "دنداسہ" کے نام سے پکاری جاتی ہے۔ بھارت، پاکستان، بنگلہ دیش کے بعض علاقوں میں نیم کی لکڑی بھی مسواک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے ان علاقوں میں ببول کی لکڑی کی مسواک بھی استعمال میں لائی جاتی ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ کوئی لکڑی پیلو کی لکڑی کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور مذکورہ بالا میڈیکل پروفیشن ورک بھی

اس لکڑی پر کیا گیا ہے۔ پائیریا کی دوا ٹینک ایسڈ ہے اور یہ ٹینک ایسڈ پیلو کی مسواک میں قدرتی طور پر موجود ہے البتہ اس کا مسلسل اور مناسب وار کر پروپیگنڈہ ٹی وی کے ذریعے تو ہوتا نہیں لہٰذا عوام الناس اس سے واقف نہیں ہیں۔

جدید انکشافات کی روشنی میں بہت اچھا ہو اگر باغبانی اور پلانٹیشن کے ماہرین پیلو کے پلانٹیشن کی طرف متوجہ ہوں اور کمپنیاں پیلو کی مسواک کو دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچانے کا اہتمام کریں۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم O

دانتوں کی صفائی ہزاروں امراض کی شفاء کے علاوہ حسن وجمال کو بڑھاتی ہے۔ ٹوتھ پیسٹ ہو یا مسواک وغیرہ سے فرق اترتا ہے کہ ٹوتھ پیسٹ انگریز کا عطیہ ہے اور "مسواک" سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اب مسلم برادران میں سے جسے اختیار کرے لیکن یہ یاد رہے کہ مسواک سے نہ صرف صفائی حاصل ہوگی بلکہ جنت کا ٹکٹ بھی اور ثواب دیگر اس اور ٹوتھ پیسٹ سے یہ نہ دو۔

"دانتوں کی صفائی"

تندرست دانتوں کو انسانی شخصیت میں کامل فوقیت کا درجہ حاصل ہے کیونکہ انسانی صحت کا دارومدار ان اعضا کی تندرستی اور برقراری پر ہے جن سے مل کر وہ جسم کہلاتا ہے۔ انسانی جسم اگرچہ کئی اعضا پر مشتمل ہے مگر چہرہ ایک ایسا حصہ ہے جو انسان کو ایک دوسرے سے ممتاز کرتا ہے اور چہرہ ہی سے انسانی شخصیت نمایاں ہوتی ہے۔ یہ وہ حصہ ہے جو دیکھنے والوں کو متاثر کرتا ہے اور دانت ہی چہرہ کو خوبصورت ماننے میں خاص مقام رکھتے ہیں اور ان دانتوں کی خوبصورتی، مناسبت پر انسانی وقار اور سنجیدگی کا دارومدار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس جس آدمی کے دانت غیر موزوں ہوں۔ خواہ وہ کتنا ہی ذہین، دولت مند، باشعور اور فن کار کیوں نہ ہو مگر وہ اپنے اس عیب کو پنہاں رکھنے کی سعی میں اپنے کو علیحدہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے جن لوگوں کے دانت تندرست اور خوبصورت ہوتے ہیں وہ بھدے، غیر موزوں اور بدصورت دانت والوں سے زیادہ جاذب اور شکیل ہوتے ہیں ایک بچہ دوسرے بچے کو کہتا ہے کہ تمہارے دانت بدصورت ہیں۔ تمہارے منہ سے بدبو آتی ہے اس احساس سے بچوں کے ذہن پر بہت برا اثر پڑتا ہے اور وہ ذہنی طور پر بیمار ہو جاتے ہیں۔

زندگی کا دارومدار:۔ انسان کی زندگی کا دارومدار ہوا، پانی اور خوراک پر ہے کیونکہ انسانی جسم کلیوں کی ساخت اور خوراک کے کلیوں سے ملتی جلتی ہے جب انسان خوراک

کھاتا ہے تو دانت ان پر اپنا عمل کر کے اس قدر باریک کر دیتے ہیں جسے معدہ بآسانی قبول کر لیتا ہے۔ معدہ ہضم شدہ غذا کو جگر کے حوالے کر دیتا ہے اور جگر اس غذا پر عمل کر کے خون میں شامل کر دیتا ہے۔ جو جسم کے مختلف حصوں میں دیگر اجزاء کی وساطت سے تقسیم ہو کر جزو بدن بن جاتا ہے۔ اس کے برعکس اگر قدرتی فعل سے پورا فائدہ نہ اٹھایا جائے اور غذا کو دانتوں سے اچھی طرح نہ چبایا جائے تو خوراک معدہ میں ایسے ہی داخل ہو جاتی ہے کیونکہ بن چبائی غذا میں لعاب دہن کی کمی واقع ہو جاتی ہے اس لیے معدہ بن چبائی غذا کو قبول نہیں کرتا یا غذا کو ویسے باہر ہٹا دیتا ہے۔ جس سے معدہ کی اندرونی ساخت میں نمایاں تبدیلیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ معدہ روزمرہ کا عمل چھوڑ دیتا ہے۔ اس سے انسانی مشینری میں نقص پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں اگر انسان قدرتی اصولوں کے تحت زندگی بسر نہیں کرتا اور قانون قدرت سے منہ چراتا ہے تو اس کا نتیجہ اس کی اپنی بربادی ہے۔

دانتوں کا نمودار ہونا

قدرت کا کتنا بے نظیر نظام ہے کہ انسان کی بچپن عمر میں ہی دانتوں کے بنیادی نشانات مکمل ہو جاتے ہیں۔ پیدائش کے بعد بچے کو قدرت نے ۲۰ دانت دیئے ہیں جو بعد عالم شباب میں تبدیل ہو کر بتیس دائمی دانتوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

بچے کی خوراک

پیدائش کے بعد بچے کی بہترین خوراک ماں کا دودھ ہے جو تمام غذائی اجزا سے بھرپور، زود ہضم ہوتی ہے اس کے فوائد حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ماں کا دودھ ہر قسم کی غذائیت سے بھرپور صاف، ہلکا، زود ہضم ہوتا ہے۔

۲۔ ماں کی چھاتیوں سے دودھ پینے سے بچے کے ہونٹ، مسوڑھے، زبان اور جبڑوں کی مکمل ورزش ہوتی ہے۔ اس کے جبڑے فراخ اور مضبوط ہوتے ہیں۔ دانتوں میں دانتوں بے قاعدگیاں بہت کم ہوتی ہیں اور جب شیر خوار ماں کی چھاتی سے دودھ پیتا ہے تو اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کی مسوڑھوں کی مکمل ورزش ہونے کے ساتھ

ساتھ بچے کے منہ کا لعاب اس کو ہضم کرنے میں مددگار ہوتا ہے منہ اور اس کے متعلقہ اعضاء کی صفائی بھی خود بخود ہو جاتی ہے اور جب بچہ دانت نکالتا ہے تو اسے کسی قسم کی دقت محسوس نہیں ہوتی۔ بچہ تندرست و توانا رہتا ہے۔

اس کے برعکس جن بچوں کو بوتل کا دودھ چوسنی وغیرہ کا استعمال کرایا جاتا ہے وہ عام طور پر ماں کا دودھ پینے والے بچے کی نسبت کمزور یا ان کے دانتوں میں بے قاعدگیاں، بھدے پن، دانتوں کی مکمل پرورش نہ ہونا وغیرہ یا عارضی دانتوں یا مسوڑھوں میں کافی دیر تک پھنسے رہنا وغیرہ کی تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مغربی تہذیب کے زیر اثر اکثر مائیں بچے کی پیدائش کے بعد اپنے جسم کی خوبصورتی کی خاطر اپنے بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتی ہیں جس کی وجہ سے بچے دانتوں کے علاوہ جسمانی لحاظ سے بھی کمزور رہتے ہیں۔

حال ہی میں انگلینڈ کے ایک ہسپتال میں دو نوزائیدہ بچوں کو ماں کا دودھ پلایا گیا اور دوسرے بچے کو بازاری دودھ پلایا گیا۔ ماں کی چھاتیوں سے دودھ پینے والا بچہ صحت مند اور زیادہ وزنی تھا۔ اس لیے ماں کا فرض ہے کہ نوزائیدہ بچے کو اپنا دودھ پلائے۔ اس سے بچے کے جسم کی ہڈیاں، بصارت، دانتوں اور اس کے متعلقات کی پوری طرح نشوونما ہو گی جب بچہ دانت نکالنے شروع کر دے تو اس عرصہ میں ماں کا فرض ہے کہ وہ بچے کے مسوڑھوں کی مکمل دیکھ بھال کرے تاکہ بچے کو دانت نکالنے میں کوئی تکلیف پیش نہ آئے۔ بچے کے مسوڑھوں کو روزانہ روئی یا انگلی پر نرم کپڑا لپیٹ کر صاف کریں۔ یہ عمل دن میں دو تین مرتبہ کریں اور جب بچہ چار دانت نکال لے تو اسے دودھ کے علاوہ سیب کا ٹکڑا، بسکٹ وغیرہ دینا چاہئے اس لئے کہ نشاستہ دار اغذیہ کی زیادتی اور شکر وغیرہ جسم کو بڑھانے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

آہستہ آہستہ یہ معمولی نشان سوراخ کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور دانتوں میں عمل بوسیدگی شروع ہو جاتی ہے جس سے دانت گل جاتا ہے۔ دوسری صورت میں یہی خوراک کے اجزاء دانتوں کے درمیانی حصوں میں پھنس جاتے ہیں اور دانتوں کی صفائی کے باوجود نہیں نکلتے دانتوں میں خلال کے لئے سوئی پن کے استعمال سے دانتوں کے درمیان خلا پڑ

جاتے ہیں ان کے ذرات ان جگہوں میں پھنس کر گل سڑ جاتے ہیں۔ جراثیم اس جگہ کو اپنا مسکن بنا کر تولید نسل کرنا شروع کر دیتے ہیں ان کی موجودگی سے منہ میں سب مل کر سوڑھے کو اپنی حالت طبعی سے پھیر دیتے ہیں۔ مسوڑھا جو تندرستی کی حالت میں دانت کی گردن کے ساتھ بڑی سختی سے جڑا ہوتا ہے۔ اس عمل سے اس میں خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا رنگ گلابی سرخ ہو جاتا ہے۔ مسوڑھے میں درد سوزش پیدا ہو جاتی ہے اگر توجہ نہ دی جائے تو اس میں پیپ پڑ سکتی ہے جو بعد میں مریض کے لئے مصیبت کا باعث بنتی ہے۔

عورتوں میں دانتوں کے عوارض اور ان کی وجوہات

لڑکیاں جب بچپن کے ایام گزار کر عالم شباب میں قدم رکھتی ہیں تو ان کے جسم میں مختلف تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں جس کی وجہ سے ان کو مختلف مصائب اور تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ ان حالات میں وہ اپنے والدین سے پنہاں رکھتی ہیں۔ جس کی بڑی وجہ شرم، حجاب، ندامت اور شرمندگی ہے۔ دوران حیض کی سخت تکلیف کی وجہ سے اکثر عورتوں کے مسوڑھوں سے خون، بدبو منہ میں جلن، درد منہ میں چھوٹے چھوٹے دانے اور مسوڑھوں میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ دانتوں کی خرابی کا دوسرا وقت عورتوں پر اس وقت آتا ہے جب وہ امید سے ہوں اور نوزائیدہ بچے کی پیدائش سے پہلے جسم کی ساخت میں تبدیلیاں رونما ہو جاتی ہیں کیونکہ ماں کے بطن میں بچہ جو غذا و تامن ڈی ہے جس سے بچے کی کل جسمانی ہڈیوں جبڑا، دانتوں کے بنیادی نشانات وغیرہ کی نشوونما ہوتی ہے اور دیگر ضروری اجزاء جن کا بدن میں ہونا ضروری ہے وہ ماں کی روزمرہ کی خوراک سے حاصل کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ دوران حمل جن ماؤں کو خوراک میسر نہ آئی ان کے نوزائیدہ بچے کمزور، لاغر اور بعد میں دانتوں کی بیماریوں میں مبتلا ہوئے۔

اس بات کا بھی تجزیہ کیا گیا ہے کہ دوران حمل خوراک کی کمی، دانتوں کی مناسب دیکھ بھال نہ کرنا اور بچوں کی زیادتی، اکثر عورتوں کو دانتوں کے جملہ امراض میں مبتلا کر دیتی ہے۔ چنانچہ چار یا پانچ بچوں کی پیدائش کے بعد ماؤں کو دانتوں کی تکالیف میں مبتلا دیکھا گیا

ہے۔اسی طرح اکثر عورتیں ان ایام کے شروع شروع میں قے کی زیادتی کی وجہ سے دوچار ہوتی ہیں۔بار بار قے آنے کی وجہ سے منہ میں تیزابی مادہ زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ دانتوں کی مناسب صفائی نہ ہونے کی وجہ سے دانتوں میں مختلف عوارض پیدا ہو جاتے ہیں۔

مسواک یا ٹوتھ پیسٹ

دانتوں کی صفائی اور اس کی اہمیت معلوم کرنے کے بعد اس کے لئے مسواک چاہیے یا ٹوتھ پیسٹ۔ ہم تو کہتے ہیں کہ مسواک کرو۔اس لیے کہ وفادار محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نشانی ہے جو ہر وقت امت کے لیے دست بدعا ہے بالخصوص قبر و حشر میں انہیں چین نہ آئیگا جب تک امت کو چین سے نہ دیکھ لیں گے اور یہ اہل دل ہی سمجھتے ہیں کہ محبوب کی نشانی کتنی محبوب ہوتی ہے اسی لیے میری اپیل ان دوستوں سے ہے جو محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حقیقی طور پر محبت و پیار والے ہیں ویسے اپنے منہ میاں مٹھو والے ہزاروں ہیں۔

انگریز کی دشمنی اسلام کا مختصر سا خاکہ :- ٹوتھ پیسٹ انگریز کا عنایت کردہ تحفہ ہے کہ جس سے عذاب نہ ثواب۔ یعنی یہ گویا ہمارے پاس اس کی ایک نشانی ہے اور ممکن ہے کسی کو معلوم نہ ہو کہ انگریز ہماری اور اسلام کی بیخ کنی کے لیے کیا پاپڑ بیلتا ہے۔ صرف اسی رواں صدی کی ایک معمولی جھلک ملاحظہ ہو۔

دور سلطنت عثمانیہ :- ایک زمانہ تھا جب ترکی، شام مصر، حجاز، فلسطین اور اردن پر ترکوں کی خلافت عثمانیہ قائم تھی۔ مسلمان زبان رنگ، رسم و رواج اور نسل کے اختلاف کے باوجود مذہبی بنیاد پر متحد تھے۔خلیفہ کا نام سن کر غیر مسلم کانپ جایا کرتے تھے ۱۹۱۴ء میں پہلی جنگ عظیم میں ترکوں نے جرمنی کا ساتھ دیا۔ جرمنی کو شکست ہوئی اتحادیوں نے ترکوں پر بھی غلبہ پا لیا خلافت ختم کر دی گئی۔ انگریزوں نے شام، مصر، عراق، حجاز اور فلسطین کے مسلمانوں کو ورغلانا شروع کر دیا کہ تمہاری زبان، تمہاری تہذیب، تمہارا رنگ اور نسل ترکوں سے مختلف ہے پھر تم کیوں ترکوں کے تابع ہو اور ان

کی خلافت کو تسلیم کرتے ہو۔ مسلمان انگریز کی اس چال کو نہ سمجھ سکے اور انہوں نے علیحدہ وطن قائم کر لیے وہ یہ نہ سمجھے کہ کب کچھ اس کی بزم میں آتا تھا دور جاتا کچھ ساقی نے ملا نہ دیا ہوا شراب میں۔

اسرائیل کا قیام

جب ترکوں کی خلافت ختم ہوئی تو فلسطین میں اس وقت سات لاکھ افراد آباد تھے جن میں چھ لاکھ مسلمان اور ایک لاکھ غیر مسلم تھے جن میں سے بیشتر یہودی تھے۔ عیسائی قوم نے یہودیوں پر مہربانی کی اور انہوں نے دوسرے ممالک سے یہودیوں کو لا کر آباد کرنا شروع کر دیا۔ اگرچہ عیسائی یہودیوں کو اپنے پیغمبر کا قاتل سمجھتے ہیں لیکن اس کے باوجود انہوں نے یہودیوں پر مہربانی کی اور اس مہربانی کی وجہ سے اسلام کے ساتھ دشمنی کرنا تھا۔ غیور مسلمانوں کو ضمیر کے انصاف کا واسطہ دیکر اویسی غفرلہ گزارش گزار ہے کہ ایسے ذلیل اور ذلیل دشمنوں کے ساتھ کیا سلوک ہو (خود سوچیے) لیکن افسوس کہ مسلمان اس کی ہر نشانی پر جان چھڑکتا ہے۔ اسے یاد نہیں رہتا کہ دشمن کی نشانی سے بغض ہونا چاہیے نہ کہ پیار۔

مسواک کی اہمیت :۔ اسلام میں یہ ایک بہترین تریاق ہے جسے آج بڑے علماء مشائخ سے لے کر چھوٹے مولویوں تک نے ترک کر رکھا ہے۔ عوام غریبوں کا کیا قصور ہے حالانکہ اس سے بے شمار اجر و ثواب کے علاوہ سینکڑوں بیماریوں کا قلع قمع ہوتا ہے اور بیماریاں بھی معمولی نہیں بلکہ وہ جس پر آج کے مادی دور میں کروڑوں روپے پانی کی طرح بہائے جا رہے ہیں لیکن افسوس کہ اسلام سے بے اعتنائی کا یہ عالم کہ مفت کی لکڑی کو سنت حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق دانتوں پر پھیرنے سے سستی اور غفلت بلکہ بد قسمتوں کو اس سے نفرت اور اس کے عاملین کو ملامت اور انہیں حقارت کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔ صد افسوس بلکہ ہزار حیف اس عالم دین اور شیخ طریقت کا ہے جس نے اس

؎ اس سے میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ٹوتھ پیسٹ استعمال نہ کیا جائے بلکہ عرض ہے کہ مسواک ترک نہ کیا جائے۔

محبوب سنت سے منہ موڑ کر انگریز بد قسمت کی دی ہوئی ٹوتھ پیسٹ کو استعمال کرے انگریزوں کے ساتھ خود کو جدت پسند اور نئی تہذیب کا دلدادہ ثابت کر رہا ہے یہ نہیں سمجھتا کہ کل قیامت میں احب من مع المرء رحب، ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہو گا مسواک والے حبیب کبریا اور محبوبان خدا کے ساتھ اور ٹوتھ پیسٹ والے۔

نوٹ:۔ بات محبت کی کر رہا ہوں جواز و عدم جواز

مسواک کرنے کا طریقہ:۔ کلی کرتے وقت مسواک کرنا مسنون ہے۔ پہلے ایک دفعہ کلی کر کے پھر مسواک داہنے ہاتھ میں اس طرح لے کہ مسواک کے ایک سرے کے قریب انگوٹھا اور دوسرے سرے کے نیچے اخیر کی انگلی اور درمیان میں اوپر کی جانب اور انگلیاں رکھے اور اسے مٹھی باندھ کر نہ پکڑے۔ پہلے اوپر کے دانتوں کے طول میں داہنی طرف کر لے پھر بائیں طرف اسی طرح اور ایک بار مسواک کرنے کے بعد مسواک کو منہ سے نکال کر نچوڑ دے اور از سر نو پانی سے بھگو کر پھر کرے۔ اسی طرح تین بار کرے۔ اس کے بعد مسواک کو دیوار وغیرہ سے کھڑی کر کے رکھ دے۔ زمین پر ویسے ہی نہ رکھے۔ دانتوں کی عرض میں مسواک نہ کرنی چاہیئے۔ مسواک کی فراغت کے بعد دوبارہ کلی کرے۔ تاکہ کلی تین بار ہو جائے۔

مسواک کیسی ہو

مسواک ایسی خشک اور سخت لکڑی کی نہ ہو جو دانتوں کو نقصان پہنچائے اور نہ ایسی تر اور نرم کہ میل کو صاف نہ کر سکے بلکہ متوسط درجے کی ہو نہ بہت نرم نہ بہت سخت، زہریلے درخت کی بھی نہ ہو۔ پیلو یا زیتون یا کسی کڑوے درخت کی مثل نیب وغیرہ کی ہو تو بہتر ہے۔ لمبائی میں ایک بالشت ہونی چاہیئے۔ استعمال سے تراشتے تراشتے اگر کم ہو جائے تو مضائقہ نہیں۔ موٹائی میں انگوٹھے سے زیادہ نہ ہو۔ سیدھی ہو گرہ دار نہ ہو۔

اگر مسواک نہ ہو یا دانت نہ ہوں تو کپڑے یا انگلی سے مسواک کا کام لینا جائز ہے۔

مسواک کے فضائل میں بے شمار حدیثیں ہیں چند ناظرین کی جاتی ہیں۔

فضائل مسواک:۔ مسواک کرنے کی بڑی تاکید ہے۔ چند روایات مندرجہ ذیل

ہیں

عن ابی سلمته عن زید بن خالد الجهنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول لولا ان اشق علی امتی لامرتهم باسواك عند كل صلواة ولا خرت صلوة العشاء الی ثلث الليلي قال فكان زید بن خالد يشهد الصلوات في المسجد وسواكه علی اذنه موضع القلم من اذت الكاتب لايقوم الی الصلواة استنتن ثم رده الی موضعه رواة الترمذی و ابو دائود والطهرانی عن علی ناسناد حسن

ترجمہ:- حضرت ابی سلمہ سے مروی ہے کہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر میں اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو البتہ میں ہر نماز میں مسواک کرنے کا حکم کرتا اور میں نماز عشاء کی رات تک تاخیر کرتا اور جمہور کے نزدیک تاخیر مستحب ہے۔ اسی لیے جب زید بن خالد نماز کے لیے مسجد میں حاضر ہوتے تو ان کی مسواک ان کے کانوں پر جائے قلم کے ہوتی اور نماز میں کھڑے ہوتے مگر مسواک کرتے پھر اس کو اس کی جگہ پر رکھ دیتے

عن عائشه رضی اللہ عنه قالت كنا نعد الرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مسواكه وطهوری فيبعثه اللہ ماشاء ان يبعثه من الليل فيتسوك ويتوضاء ويصلی رواه مسئله

ترجمہ:- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہا اس نے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے مسواک اور وضو کا پانی تیار کر کے رکھا کرتے تھے پس خدا تعالیٰ آپ کو جس قدر رات سے چاہتا جگا دیتا۔ آپ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے۔

من شریح بن هانی قال سلت عائشته رضی اللہ عنها بای شیء كان يبداء رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا دخل بليته قالت بالسواك (راوه مسلم)

ترجمہ:۔ شریح بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر تشریف لاتے تو پہلے کیا کام کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مسواک کیا کرتے تھے۔

مسواک کرنے والے کا خاتمہ ایمان پر

مظاہر حق میں سابقہ حدیث کے ذیل میں مرقوم ہے کہ مسواک کرنے کے ستر فائدے ہیں۔ ادنیٰ ان کا یہ ہے کہ کلمہ شہادت کو موت کے وقت یاد رکھے گا اور افیون کھانے میں ستر نقصان ہیں۔ ادنیٰ یہ ہے کہ کلمہ شہادت کو موت کے وقت بھول جائے گا۔

اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے

عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السواك مطهرة للفم مرضاة للرب رواه النسامى واحمد والدارمی والبخاری

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک منہ کو پاک کرنے والی اور رب کو خوش کرنے والی ہے۔

فطرتی سنتیں

عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحية والسواك واستنشاق المآء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانته وانتقاص المآء يعني الاستنجآء قال الراوی العاشرة الا ان تكون المضمضة رواه مسلم

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دس چیزیں پیدائشی سنت ہیں۔

۱۔ مونچھیں کتروانا

۲۔ داڑھی بڑھانا بقدر قبضہ

۳۔ مسواک کرنا۔

۴۔پانی سے ناک صاف کرنا۔

۵۔ناخن کاٹنا۔

۶۔انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا تاکہ میل نہ جم رہے۔

۷۔بغل کے بال اکھاڑنا۔

۸۔زیر ناف کے بال مونڈنا۔

۹۔پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا۔

راوی نے کہا کہ دسویں چیز کو میں بھول گیا۔ شاید کہ کلی ہو۔ یعنی صحیح یاد نہیں لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کلی ہو۔

مسواک میں مبالغہ

عن ابی امامة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ماجاء نی جبرائیل علیه السلام قط الا امرنی باسواك لقد خشیت ان احفی مقدم فی رواه احمد

ترجمہ :- ابی امامہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کبھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لاتے تو مجھے مسواک کا حکم کرتے میں اس بات سے ڈر گیا کہ میں اپنے منہ کی اگلی طرف چھیل ڈالوں۔ یعنی جبرائیل علیہ السلام کی تاکید کرنے کے سبب میں مسواک کا بہت استعمال کرتا ہوں۔ مجھے منہ کے چھل جانے کا خوف ہوتا ہے۔

مسواک سے وضو کی فضیلت :- عن عائشة قالت قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تفضل الصلوة التی یستالك لها علیٰ الصلوٰة الذی لایستاك لها بسعین ضعفاً رواه البهیقی فی شعب الایمان وا بولعیم عن جالب

ترجمہ :- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نماز کی بزرگی جس کے وضو میں مسواک کی گئی اس نماز پر جس میں مسواک نہیں کی گئی، ستر درجہ زیادہ ہے۔

دوسرے کی مسواک استعمال کرنے کی اجازت

عن عائشه رضی الله عنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم لستاك فیعطینی السواك لاغسله فابدأ به فاستاك ثم اغسله وارفعه الیه وداه ابوداؤد

ترجمہ:- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کرتے تو مجھے دھونے کے لئے دیتے۔ میں بھی اس کے ساتھ مسواک کرتی۔ پھر میں مسواک دھوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیتی۔

مسئلہ:- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسواک کرنے کے بعد اس کا دھولینا مستحب ہے ربن امام رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مستحب یہ ہے کہ تین بار مسواک کرے ہر بار پانی سے دھوئے تاکہ مسواک نرم ہو جائے۔

تبرک کا ثبوت

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تاک کو دھونے سے پہلے منہ میں اس واسطے پھرلیتی تھیں تاکہ لعاب مبارک کی برکت ان تک پہنچے۔

مسئلہ:- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رضامندی سے ایک دوسرے کی مسواک استعمال کرنی مکروہ نہیں اور نیز کے صالحین کے لعاب وغیرہ سے برکت حاصل کرنی عمدہ بات ہے۔

نوٹ:- اس سے مزید فضائل فقیر نے اپنی کتاب "تریاک" میں لکھے ہیں یہاں اتنا کافی ہے۔

سائنسی نکتہ نگاہ سے مسواک

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامع کمالات ہیں وہ کمالات دینیہ ہوں یا دنیاویہ۔ یہ کوئی احمق اور پاگل ہوگا جو کہے کہ آپ صرف دینی باتیں

جانتے ہیں انہیں دنیاوی امور کا کیا پتا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے فرمایا ہے
"ویعلمھم کتاب والحکمتہ" اور وہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انہیں (امت) کتاب و حکمت سکھاتے ہیں۔ علمائے کرام فرمایا ہے کہ الکتاب سے دینی اور دنیاوی امور فرماتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جن تحقیقات پر دانشوروں نے زندگی کے قیمتی لمحات صرف کر کے فوائد مرتب کیئے وہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چٹکیوں سے حل فرمائے۔ یہاں تفصیل کا وقت نہیں فقیر کی کتاب الصحتہ فی اتباع کا مطالعہ کریں یہاں بھی غور فرمائیں تو حقیقت مکمل کر آجائے گی۔

احادیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کریم منہ کی صفائی اور دانتوں کی حفاظت پر بہت زور دیتے تھے۔ یہ کہنا بجا ہوگا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں سب سے پہلے ڈینٹل ہیلتھ ایجوکیٹر بھی تھے۔ اور دانتوں کی صفائی کی اہمیت سب سے پہلے آپ نے ہی بیان فرمائی۔

احادیث پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر سے گھر تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب انسان باہر جاتا ہے ماحول کے جراثیم منہ میں داخل ہو سکتے ہیں کسی نہ کسی جگہ کوئی میٹھی چیز پیش کی جاتی ہے اس پر ماحول کے جراثیم اثر انداز ہو سکتے ہیں اور رطوبت پیدا ہونے یا بیکٹیرین پلاگ پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے اس لئے باہر سے آتے ہی منہ کی صفائی کرتے اور یہ بہت ہی اہم بات ہے۔

اگرچہ مسواک کرنا سنت ہے لیکن حضور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو احادیث سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کو امت کی فکر تھی اور امت پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔ ورنہ مسواک کرنا فرض میں شامل ہوتا۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ منہ کی صفائی دانتوں کی حفاظت یا بیماری سے بچاؤ انسان کا اہم فریضہ ہے اگر معاشرے میں ہر فرد یہ خیال رکھے تو کئی بیماریوں سے انسان محفوظ رہ سکتا ہے۔

نبی اکرم حضرت محمد۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے میری سنت

ہے اس وقت محبت کی جب کہ لوگ سنت کو چھوڑ چکے ہوں یہ لوگ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔ اگر ہم منہ کی صفائی کے ڈاکٹری نقطہ نظر کو مدِ نظر نہ بھی رکھیں اور سنت نبوی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عمل کریں تو ہمیں روحانی تسکین ہوگی اور اس بات سے حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنت میں مقام ہوگا۔ ہم جس قدر بھی عملی رنگ اختیار کریں اتنا ہی تھوڑا ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے مسواک کرنا فطرت کی باتوں میں سے ایک بات ہے۔ اس قدر مقام منہ کی صفائی کو حاصل ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آخری وقت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لاؤ میری مسواک کہاں ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے مسواک نرم کی اور پھر مسواک سے دانتوں کو صاف کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دانتوں کو صاف کرنے کے طریقے بھی وضع فرمائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسواک کا رخ مسوڑھوں سے دانتوں کی طرف ہو یعنی اوپر والے جبڑے سے نیچے والے جبڑے کی طرف اور نیچے والے جبڑے سے اوپر والے جبڑے کی طرف پہلے مسواک کے ریشوں کو نرم کریں اور جس طرح حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طریقہ بتایا اس پر عمل کیا جائے یہ بھی مقام فکر ہے۔ حضور پاک نے جو طریقے بتائے وہی آج سائنس کا ترقی یافتہ دور بھی بتا رہا ہے۔

دانتوں کے امراض کی وجوہات تین قسم کی ہیں جو کہ تین دائرے ہیں۔ دانت کا دائرہ۔ خوراک کا دائرہ اور جراثیم کا دائرہ۔ اسلام نے جدید سائنس کے وضع کردہ ان تین دائروں کے بارے میں ایک دائرے یعنی مسواک سے دانتوں کی صفائی کا فلسفہ سینکڑوں سال پہلے پیش کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ سے کسی نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو سونے سے پہلے اور صبح اٹھنے کے بعد پہلے کیا کام کرتے تھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مسواک کرتے تھے۔ اس بات میں کتنی حکمت اور

جدیدیت ہے کہ جو بات آج سے سینکڑوں سال قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی تھی اس کی افادیت سے اس سائنسی دور میں بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق بغل کے بال اتارنا زیر ناف بالوں کو کاٹنا، ختنے کرنا خالص سائنسی نقطہ نظر سے بھی اس مہذب دور میں صحت اور صفائی کی علامات ہیں ان پوشیدہ جگہوں میں رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں۔ رطوبتوں سے بدبو پیدا ہوتی ہے لہذا حضور نے ان دو جگہوں سے بال کاٹنا لازمی عمل قرار دیا ہے جدید ریسرچ کے مطابق ان ملکوں میں جہاں ختنے نہیں ہوتے ان جگہوں پر سرطان ہو جاتا ہے ختنے نہ ہونے کی صورت میں تیزاب کے نمکیات کرسٹیل کی صورت میں ہو کر مقامی جگہوں پر سوزش پیدا کرتے ہیں۔

ایک غیر ملکی معالج نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میں یہاں علاج معالجہ کا کام کرنا چاہتا ہوں آپ نے اجازت دے دی۔ چھ ماہ تک کوئی مریض نہ آیا۔ معالج صاحب ہاتھ پہ ہاتھ رکھے بیٹھے رہے کہ کچھ عرصہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یارسول اللہ میرے پاس تو چھ ماہ سے کوئی مریض ہی نہیں آیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کہا یہاں کے لوگ مسواک کرتے ہیں۔ حکیم خاموش ہو گیا۔

اگر دانت صاف نہ ہوں تو جسم میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ حضور کی یہ خواہش تھی کہ اسلام کا ہر فرد صحت مند ہو اور صحت مند فرد ہی کسی قوم کی قوت ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس وقت کوئی سرجری یا ادویات نہیں تھیں، اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاشرے کی دیکھ بھال حفاظتی امور سے کی۔ جس سے افراد کے دانت توانا اور چمکدار تھے یہ بات صرف مسواک کی مرہون منت تھی۔ ایک جنگ کا واقعہ ہے کہ دونوں فوجیں آمنے سامنے بیٹھی تھیں مسلمان سپاہیوں نے درختوں کی ٹہنیوں کو توڑ کر مسواک کرنا شروع کر دی۔ جب دشمن کی افواج نے دیکھا کہ یہ درختوں کو بھی کھا جاتے ہیں تو انسانوں کا کیا حال کریں گے اور وہ خوف زدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ ویسے بھی منہ کی صفائی ایک ڈسپلن ہے اور ایک اچھا ہتھیار ہے جس سے انسان اپنی

شخصیت نمایاں طور پر پیش کر سکتا ہے اور شخصیت کی تصویر اچلے رنگ میں میسر آتی ہے کیا یہ صحیح نہ ہو گا کہ ہم اپنے آپ کو ایک ڈسپلن میں ڈھالیں اور اپنے جسم میں سے دانتوں کی حفاظت اور ان کی صفائی کی طرف توجہ دیں۔ تاکہ طبیعت بھی خوش رہے اور سنت نبی بھی ادا کر کے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی خوش رکھیں۔

سونے سے اٹھ کر مسواک کرنا

عن عائشه قالت کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لا یرقدمن الیل ولانهار فیستقظ الا یتسوك قبل ان یتوضاء رواه احد و البوداؤد۔

ترجمہ:- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات یا دن کو سو کر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک ضرور کرتے۔

مسئلہ

اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن کو بھی قیلولہ کے وقت استراحت فرماتے تھے۔ لہٰذا یہ سنت ہوا۔

دوئم:- سونے سے اٹھ کر مسواک کرنی سنت موکدہ ہے کیونکہ سونے سے منہ میں تیزابیت آجاتی ہے۔

مسواک وضو کے قائم مقام

عن محمد بن یحیی بن حبان قال قلت بعبید اللّٰه ابن عبد اللّٰه بن عمور ایت وضوء عبد اللّٰه بن عمر لکل صلوة طاهرا کان اوغیرها طاهر عمن اخذه فقال حدثته اسماء بنت زید بن الخطاب ان عبد اللّٰه بن حنظلته ابن ابی عامر الخسیل حدتها ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کان امر بالوضوء لکل صلوة طاهرا کان اوغیر طاهر ذلتا شق ذلك علی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم امر بالمسواك عند کل صلوة

و وضع عنه الوضوء الا من حدث قال فكان عبد الله یرے ان به قوة علی ذلك ففعله حتی مات۔

(رواہ احمد)

ترجمہ :- محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت کی ہے کہا میں نے عبید الرحمٰن عبید اللہ بن عبداللہ تعالیٰ عنہما کو کہا کہ تو نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وضو کو دیکھا۔ ہر نماز کے واسطے باوضو ہوں یا بے وضو۔ عبید اللہ نے کہا کہ اسماء بنت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عبداللہ سے حدیث بیان کی کہ تحقیق عبداللہ بن حنظلہ بن ابی...... غسیل نے حدیث بیان کی کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر نماز کے واسطے خواہ وضو سے ہوں یا بے وضو۔ وضو سے حکم کیے گئے ہیں۔ اور ان سے وضو کرنا موقوف کیا گیا۔ یعنے ہر نماز کے لئے واجب نہ رہا مگر بے وضو ہونے کے وقت، عبید اللہ نے کہا کہ عبداللہ یہ گمان کرتے تھے کہ مجھے اس پر قوت ہے۔ پس اس کو کیا، یہاں تک کہ وفات پائی۔ یعنی انہوں نے اجتہاد کیا کہ اس کا جواز منسوخ ہوا۔ لیکن فضیلت اس کے لئے باقی ہے کہ اس کی قوت رکھتے تھے۔ پس اس لئے امر کو تادم مرگ چھوڑا نہیں۔

ان روایات کے علاوہ اور متعدد روایات ہیں جنہیں فقیر نے اپنے رسالہ "...... تریاک" میں نقل کی ہیں۔

- مندرجہ ذیل مسائل پڑھ لیجئے، پھر اس کے فوائد پڑھیے۔

مسائل مسواک

مسئلہ ا۔ مسواک کی لکڑی کا پہلے کچھ عرض کر دیا گیا ہے چند ضروری باتیں یہاں لکھی جاتی ہے اور مسواک میوے یا خوشبودار پھول کے درخت کی نہ ہو۔

۲۔ چھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ اس سے مسواک کرنا دشوار ہو۔

ف:- جو مسواک ایک بالشت سے زیادہ ہو۔ اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔

۳۔ مسواک جب قابل استعمال نہ رہے تو اسے دفن کردیں یا کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیں کہ کسی ناپاک جگہ پر نہ گرے اس لئے وہ آلہ سنت ہے۔ اس کی تعظیم ضروری ہے۔ نیز مسلمان کی تھوک کو ناپاک جگہ پر ڈالنے سے محفوظ رکھا جائے۔ اسی لئے پاخانہ میں تھوکنے سے علماء کرام نے نامناسب کہا ہے۔

انتباہ :- اس سے ہمارے مسلمان بھائی سوچیں کہ جب ایک معمولی شے تھوک کو اسلام گندی جگہ ڈالنے سے روکتا ہے تو پھر داڑھی جو نہایت اہم اور عظیم الشان ہے اسے مونڈ کر گندی نالی میں ڈالنا کس طرح کی قباحت ہوگی۔

مسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اسے اس طرح ہاتھ میں لے کہ چھنگلیا مسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر نیچے ہو اور مٹھی نہ باندھے اور نہ اس کے سوا کوئی اور طریقہ ہے۔

مسئلہ

دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کرے لمبائی میں نہیں، چت لیٹ کر بھی مسواک نہ کرے۔

مسئلہ

پہلے داہنی جانب کے دانت مانجھے پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت پھر داہنی جانب کے نیچے پھر بائیں جانب کے نیچے کے۔

مسئلہ

کم از کم تین تین مرتبہ داہنے بائیں اوپر نیچے کے مسواک کرنا چاہئے۔ اور ہر مرتبہ مسواک کو دھو ڈالنا ہوگا۔ فراغت کے بعد اسے دھو کر رکھنا چاہئے اسے زمین پر پڑی نہ چھوڑنی چاہئے بلکہ کھڑی رکھی جائے ریشہ کی جانب اوپر ہو

مسئلہ

اگر مسواک نہ ہو تو انگلی یا کھردرے کپڑے سے دانت مانجھ لئے جائیں۔

مسئلہ

کسی کے دانت نہ ہوں تو کپڑا مسوڑھوں پر پھیر لیا جائے۔

مسئلہ

مسواک نماز کے لئے سنت نہیں بلکہ وضو کے لئے ہے۔ مثلاً ایک وضو سے چند نمازیں پڑھی جائیں وہی ایک دفعہ سب کو کفایت کرے گا۔

مسئلہ

ہاں منہ میں بدبو پیدا ہو جائے تو پھر مسواک کر لینا چاہئے۔

(یہ تمام مسائل بہ تغیر واضافہ (از اویسی غفرلہ) بہار شریعت سے لئے گئے ہیں۔)

فوائد مسواک

جب ثابت ہوا کہ ہر بیماری منہ سے داخل ہوتی ہے اور منہ کی صفائی ضروری ہے اور منہ کی صفائی مسواک سے اور کوئی شے بہتر نہیں کر سکتی۔ ہم چند ایک یہاں پر بیان کرتے ہیں۔

۱۔ لیٹ کر مسواک نہ کرے اس لئے کہ اس سے تلی بڑھ جاتی ہے۔

۲۔ مٹھی میں بند کر کے مسواک نہ کرے اس لئے کہ اس سے پھنسی پھوڑے پیدا ہوتے ہیں۔

۳۔ مسواک کو نہ چوسے اس لئے کہ اس سے اندھا پن پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ مسواک کو استعمال کے بعد نیچے نہ گرادے اس لئے اس سے جنون پیدا ہوتا ہے۔

۵۔ شامی میں ہے کہ موت کے سوا باقی تمام بیماریوں کی شفا مسواک میں ہے۔

۶۔ مرتے وقت کلمہ شہادت یاد آجاتا ہے۔

۷۔ صفراء کو دفع کرتا ہے۔

۸۔ مسواک کی پہلی بار کے تھوک نگلنے سے جذام، برص نہیں ہوتا، اگر ہوں تو دفع ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد نگلنے سے وسوسہ کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

(کذا قال الحکیم الترمزی)

۹۔ خوشبودار پھل کی لکڑی کی مسوک جذام کی آگ کو جلادیتی ہے۔ جس سے بیماری

بڑھ کر موجب ہلاکت بنتی ہے۔

۱۰۔ زیتون کے درخت کی مسواک حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اور اس سے بے شمار بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

۱۱۔ مسواک کی مواظبت پر بڑھاپا دیر سے آتا ہے۔ یعنی سیاہ بال دیر سے سفید ہوتے ہیں۔

(ف) آج کل ڈالڈا اور خشکی بالخصوص کھاد کے دور میں بالوں کا سفید ہونا معمولی سی بات ہے۔ پھر لوگ سیاہ خضاب لگا کر سینکڑوں روپے خرچ کرنے کے علاوہ گناہ سر پے اٹھاتے ہیں۔ اگر مسواک کی عادت ہو تو اجر و ثواب کے علاوہ خضاب کے اخراجات سے بچاؤ اور اصل مقصد بھی حاصل ہو۔

۱۲۔ بینائی تیز ہوتی ہے۔

(ف) کون ہے جسے بینائی کی ضرورت نہ ہو۔ آج کل تو بڑھاپے سے پہلے ہی عینک آنکھوں پر سوار ہو جاتی ہے کیا اچھا ہو تا اگر ہم مسواک کی عادت بنائیں تو نہ بینائی کی کمی ہو نہ عینک کے اخراجات اور نہ اس کی حفاظت کے لئے سرگرداں ہو۔

۱۳۔ پل صراط پر تیز رفتاری نصیب ہو گی۔

۱۴۔ بغلوں اور منہ کی گندی بو سے نجات نصیب ہو گی۔

(ف) اطباء اور ڈاکٹروں کو معلوم ہے کہ یہ بجز و حضر بغلوں اور منہ کی بیماریاں کتنی گندی ہیں لیکن مسواک کی عادت والے سے یہ بیماری پناہ مانگتی ہیں۔

۱۵۔ دانتوں کو چمکیلا بناتی ہے۔

(ف) دورِ حاضرہ میں دانتوں کی چمک حسن کا ایک اعلیٰ شو سمجھا جاتا ہے۔ مسواک پر مداومت کیجئے اور پھر حسن کا کرشمہ دیکھئے۔

۱۶۔ مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔

(ف) یہ تو اطباء اور ڈاکٹروں سے پوچھئے کہ مسوڑھوں کی مضبوطی کیوں ضروری ہے اور اس کی کمزوری سے کتنی مہلک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن مسواک کا التزام مسوڑھوں کی نہ صرف حفاظت کرتا ہے بلکہ انہیں مضبوط سے مضبوط تر بنا دیتا ہے۔

۱۷۔ طعام کو ہضم کرتا ہے۔

(ف) ہاضمہ کی خرابی سے جتنی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ اطباء اور ڈاکٹر جانتے ہیں اور ان بیماریوں پر پانی کی طرح پیسہ بہایا جارہا ہے لیکن کل کائنات کے مشفق نبی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معمولی سا نسخہ بتا کر تمام مشکلیں آسان فرمادیں لیکن ناقدر شناس امتی قدر نہ کرے تو اس کا اپنا قصور ہے۔

۱۸۔ بلغم کو اکھاڑ پھینکتا ہے۔

(ف) کسے معلوم نہیں کہ بلغم کی شدت تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔ جب جڑ کٹ جائے تو پھر کون سا خطرہ ہے۔ لیکن یہ بھی تو محسوس ہو کہ بلغمی آفات کتنی ہیں اور ان آفات بلیات پر کتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ لیکن حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسواک سے تمام مشکلیں حل فرمادیں۔

۱۹۔ نماز کے ثواب کا اضافہ ہو تو حدیث شریف میں بیان ہوگا کہ ستر گنا زائد ثواب نصیب ہوتا ہے۔

۲۰۔ قرآن پاک کی تلاوت منہ سے ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کی صفائی ضروری ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت گویا احکم الحاکمین سے گفتگو ہو رہی ہے۔ ہم کسی معمولی آدمی کے ساتھ بدبو کی وجہ سے شرماتے ہیں تو پھر کائنات کے خالق سے کیوں نہ شرمائیں۔

۲۲۔ مسواک کی عادت سے فصاحت لسانی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(ف) کون ہے وہ جو اپنے آپ کو عوام میں اپنی فصاحت کا لوہا منوانے کا شوق مند نہ ہو کلام میں فصاحت کے بغیر الثار سوائی اور وہ بہت مشق اور محنت سے حاصل ہوتی ہے۔ ہاں مسواک استعمال سے نہ محنت نہ مشقت۔ مسواک کرنے سے معدہ کو تقویت ملتی ہے۔

(ف) دنیائے طب اور ڈاکٹری اس ضابطہ پر متفق ہے کہ معدہ ہی انسانی ڈھانچہ کی صحت و مرض کا مرکز ہے۔ اگر معدہ مضبوط تو انسان تندرست ورنہ بیماری۔ آقائے کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسواک سے معدہ کی اصلاح فرمادی۔ لیکن افسوس کہ ہم ہزاروں روپے خرچ کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹروں، حکیموں کی نازبرداریاں اور ان کے

ظلم و ستم کو سر پر رکھ سکتے ہیں۔ لیکن مسواک کی دولت سے محروم رہیں گے۔

۲۴۔ مسواک شیطان کو ناراض کرتی ہے۔

ظاہر ہے کہ ایسا دشمن ناراض ہی بھلا ورنہ اس کی یاری تو جہنم میں لے جائے گی۔

مسواک کرنے کے بعد جو نیکی کی جائے اس پر بہت زیادہ ثواب ملتا ہے۔

(ف) تاجروں کو معلوم ہے کہ جس تجارت میں نفع زیادہ ہو اسے جان کی بازی لگا کر حاصل کیا جاتا ہے۔

۲۵۔ صفراوی بیماریوں کا غلبہ ملک میں عام ہے لیکن مسواک ایک ایسا کیمیائی نسخہ ہے کہ اس کے استعمال سے تمام صفراوی بیماریوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

۲۶۔ سر کی رگوں کی حرارت سے سکون ملتا ہے۔

(ف) سر کی رگوں پر ہی زندگی کا دارومدار ہے اور ان کے اعتدال سے انسان زندہ ہے۔ جب وہ اپنے اعتدال سے ہٹ جائیں تو ہزاروں امراض سر اٹھاتے ہیں۔ لیکن یہ مسواک ان سب کو سر اٹھانے نہیں دیتی۔

۲۷۔ دانتوں کا درد ختم۔

(ف) آج کل یہ بیماری عام ہے اور بے شمار دکھ کے ہارے، پریشانی کے مارے پھرتے ہیں۔ ہزاروں روپے خرچ کرنے کے باوجود ان کے دکھ درد میں کمی نہیں ہوتی۔ یہاں تک کہ دانت وغیرہ نکلوانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ پھر زندگی کے مزوں کے لئے ترستے رہتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مشفق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پہ عمل کر لیتے تو انہیں یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔

مزید فوائد مسواک

مسواک کے استعمال سے منہ کی بدبو دور ہو جاتی ہے۔ منہ کی بدبو ہے اور اس کے ازالہ میں یار لوگ کیا کیا جتن کر رہے ہیں لیکن قربان جاؤں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ صرف ایک ٹوتھ پیسٹ ہی نہیں

بلکہ منہ کے تمام امراض کا مکمل علاج ہے

اس طرح کے ٹوتھ پیسٹ مختلف کمپنیوں میں تیار ہوتے ہیں اور بیش بہا قیمتوں سے بکتے ہیں۔ دس پندرہ سال پہلے ایک کمپنی نے اس کی قیمت کا اعلان کیا۔

ٹوتھ پاؤڈر:۔ دانتوں کی مختلف بیماریوں کے لئے مفید ہے۔

یہ برسوں پہلے کی بات ہے آج کل تو نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز والا معاملہ ہے۔

قیمت صرف آٹھ روپے

مختلف قسم کے ٹوتھ پیسٹ میں سے میں نے ایک قسم کی قیمت دوکاندار سے پوچھی تو جواب ملا کہ برش سمیت / ۱۵ روپے۔

مسواک اور ٹوتھ پیسٹ

دور حاضر کی کمر توڑ مہنگائی میں ۱۵ روپے ٹوتھ پیسٹ کے وہ بھی صرف تین ماہ کے لئے کیونکہ ٹوتھ پیسٹ کی ایک ڈبی زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک چلتی ہے اور وہ بھی صرف ایک وقت استعمال کرنے سے اور مسواک پہلے تو مفت مل جاتی ہے کیونکہ مسواک کی لکڑیاں ہر ملک میں عام اور مفت پائی جاتی ہیں زیادہ سے زیادہ شہروں میں کچھ قلت محسوس ہوتی ہے لیکن وہ بھی ثواب کے خواہاں حضرات مسواک مساجد میں رکھ چھوڑتے ہیں اور ایک مسواک چھ ماہ تک کام دیتی ہے وہ بھی اگر اسے پانچوں وقت استعمال کیا جائے۔

نوٹ:۔ صرف اور صرف دین کے عشق یا کم از کم دین سے لگاؤ رکھنے والے احباب سے اپیل ہے کہ اخبار جہاں کا مضمون پڑھکر ٹوتھ پیسٹ کے عشق سے توبہ کر کے مسواک کے عاشق بن جائیں تو سبحان اللہ)

یہ برسوں پہلے کی بات ہے آج کل تو نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز والا معاملہ ہے۔

''اویسی غفرلہ''

قابل اعتراض برش

الطاف محی الدین نشتر کالج ملتان

مجھے دو اہم مسائل در پیش ہیں جن کے لئے کئی اخبارات میں ایڈیٹر کی ڈاک کے حوالے سے بھی لکھا خط شائع ہو جاتا ہے مگر جواب نہیں ملتا۔ آخری امید کے طور پر آپ سے رجوع کیا ہے اس توقع کے ساتھ کہ تحقیق فرما کر جواب نوازیں گے۔ اللہ تعالی آپ کو اس نیکی کا اجر دے۔

ا۔ ہمارے ملک میں کولا ڈرنکس ہر جگہ دستیاب ہیں۔

آجکل مارکیٹ میں شیونگ اور توتھ برش آرہے ہیں جن پر PURE BRIS-TLE لکھا ہوتا ہے۔ لغات کی رو سے "برسٹل" سور کے بال کو کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ دونوں چیزیں ایک مسلمان کے لئے حرام ہیں۔ آپ براہ کرم ان مسائل کا جواب شائع فرمائیں تاکہ میرا اور دوسرے بہت سے بھائیوں کا شک دور ہو سکے۔ آپ خود تحقیق کریں کہ یہ غلط ہے یا صحیح پھر ہمیں لکھیں بصورت میں مسئولہ میں یہ برش نہیں استعمال کرنا چاہئے

اخبار جہاں

۳ جولائی ۱۹۸۱ء تا ۹ جولائی

غلط ترجمہ

محمد اکرم عابد۔ کراچی۔

محترم الطاف محی الدین نشتر میڈیکل کالج ملتان۔ آپ سے دو سوال پوچھے الطاف صاحب کی حالت پر افسوس ہے کہ انہوں نے طالب علم ہوتے ہوئے اس لفظ کی توہین کی حیثیت طالب علم ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تحقیق کرتے اور اگر بات قابل اعتراض ہوتی تو لکھتے تاکہ دونوں بھائی آگاہی حاصل کرتے اور حرام اشیاء کے استعمال سے پرہیز

کرتے۔ انہوں نے سہل نگاری کا ثبوت دیتے ہوئے تحقیق کا کام آپ پر چھوڑا اور آپ نے گھما پھرا کر پھرا نہیں پر ڈال دیا۔

جہاں تک میرے ناقص علم کا تعلق ہے۔ کسی لغت میں برسٹل کے معنی خنزیر کے بال نہیں لکھا گیا بلکہ اس سے مراد ایسی بھیڑ کے پیٹھ کے سخت بال ہیں جو پوری طرح سے جوان نہ ہوئی ہو اور بھیڑ کی پیٹھ کے سخت بالوں کا بنا ہوا برش استعمال کرنا ناجائز نہیں۔

اسی طرح جہاں تک "میوسن" کے "کولڈ ڈرنکس" میں استعمال کا تعلق ہے تو ممکن ہے مغرب میں کچھ کمپنیاں جزو استعمال کرتی ہوں گی لیکن یہ چند ایک وپودوں سے حاصل کیا جاتا ہے معلوم نہیں الطاف صاحب کو کسی فوڈ ٹیکنالوجسٹ نے کہہ دیا ہے کہ یہ خنزیر کے معدے کی رطوبت سے تیار ہوتا ہے۔

یہ چند سطور صورت حال کو واضح کرنے کے لئے لکھ رہا ہوں اگر کوئی اور بھائی مجھ سے بہتر جانتے ہوں تو رہنمائی کرنے سے نہ ہچکچائیں۔

امید ہے آپ اس موضوع پر موصول ہونے والے دوسرے خطوط کی روشنی میں صورت حال کو واضح کر دیں گے۔

جواب :۔ تعمیل حکم کی گئی۔ خط شائع کر دیا۔ ہماری معلومات سے چونکہ اس سلسلے میں مکمل نہیں لہذا

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد

بہاول پور۔ پاکستان

۱۳ ربیع الآخر ۱۳۹۵ھ

قطب مدینہ پبلشرز کی جانب سے

حضرت علامہ مفتی اعظم پاکستان، مصنف اعظم اسلام، شیخ المشائخ
حضرت سرکار قبلہ الحاج الحافظ پیر فیض احمد اویسی صاحب زیدہ مجدہ
کی ایمان افروز کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

کیا میت کا کھانا جائز ہے

مصنف
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب

سبز عمامے کا جواز

مصنف
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب

مسلک اور اہلحدیث

مصنف
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب

کیا دیوبندی بریلوی ہے



مصنف
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب

ٹیلی ویژن دیکھنا کیسا فتویٰ



مصنف
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب

باکمال نابینے



مصنف
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب

بے عمل پیر



مصنف
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی صاحب